لئے انڈونیشیا میں چند ماہ قیام کر کے وہاں کے حالات کا براہ راست مطالعہ اور مشاہدہ کرنا ضروری ہے۔ مصنف نے نئے ایڈیشن میں بھی اس خیال کا اعادہ کیا ہے۔ یہ بات کہ ہمارے ملک میں ایک محقق کو دس سال انتظار کرنے کے بعد بھی چند ماہ اس ملک میں جانے کا موقع نہیں ملا جس کے بارے میں وہ تحقیق کر رہا ہے، تحقیقی کام کرنے والوں کے لئے بڑی حوصلہ شکن ہے۔ ہماری حکومت اور ہمارے علمی اور تحقیقی اداروں کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

بہرحال ان تمام مشکلات کے باوجود شاہد حسین رزاقی صاحب قابل مبارکباد ہیں کہ انھوں نے انڈونیشیا سے متعلق جو آبادی اور قدرتی وسائل کے لحاظ سے اسلامی دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے، ایک پُر از معلومات اور جامع کتاب لکھی۔ اُن کی کتاب اُردو ادب میں یقیناً ایک مفید اضافہ ہے اور انڈونیشیا کے بارے میں لکھنے والوں کے لئے ایک عمدہ ماخذ۔

(ثروت صولت)

المجروح (معاشرہ میں ہمارا کردار، قرآن حکیم کی روشنی میں)

مصنف : عزیز احمد

حجم : ۱۴۴ صفحات $\frac{۲۰ \times ۳۰}{۱۶}$ قیمت : پانچ روپے

مساجد، دارالعلوم، رسائل، جرائد وغیرہ کے لئے، بطور ہدیہ۔

ملنے کا پتہ :- ادارۂ لغات القرآن، ۳۹۔ اے سٹیلائٹ ٹاؤن، راولپنڈی۔

"المجروح" سات ابواب پر مشتمل ہے۔ سقوطِ ڈھاکہ کا فوری ردِّ عمل، سانحہ کا پس منظر، اپنا نقطۂ نگاہ، لا الٰہ الّا اللّٰہ، محمد رسول اللّٰہ، القرآن، حضرات اہل بیت اطہار و صحابۂ کرام رضوان اللّٰہ تعالیٰ علیہم اجمعین، ابواب کے عنوانات ہیں۔ پروفیسر کرم حیدری صاحب کے پیش لفظ سے کتاب کی افادیت اور بھی بڑھ گئی ہے۔ مصنف کا شعری ذوق بھی کتاب میں دلچسپی کا مؤثر پہلو ہے۔

مصنف نے قرآن کریم کی آیات کی روشنی میں موجودہ معاشرے کی اکثر و بیشتر برائیوں کی نشاندہی

کی ہے۔ توحید رسالت اور اہل بیت وصحابہ کرامؓ کی سیرت کو بنیاد بنا کر معاشرتی امور و مسائل کا مثبت اور تعمیری طریق سے جائزہ لیا ہے۔ اس لحاظ سے یہ کتاب منفرد انداز رکھتی ہے۔

کتاب کا بنیادی موضوع قرآنی تعلیمات اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر سختی سے عمل کرنے کی دعوت دینا ہے۔ اس کے ساتھ ہی مصنف نے شرک وبدعت، اوہام پرستی، اور فرقہ بندی کے رجحان کا حدِ اعتدال سے تجاوز، فروعی اختلاف کا تقدم، بنیادی عقائد اور ایمان وعمل کا تاخر، ایک دوسرے کی تذلیل وتضحیک اور رسم ورواج کو خوش اسلوبی سے موضوع بحث بنایا ہے۔

مصنف نے پرانی اور نئی نسل کی موجودہ حالت کی بنیادی وجہ دینی تعلیم وتربیت کا بالعموم فقدان بتایا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ "نہ ہم نے خود دینی تعلیم حاصل کی اور اس کا عملی نمونہ پیش کیا، اور نہ اپنی اولاد کو اس سے مزیّن کر سکے۔" ہمارے خیال میں یہ بات بڑی حد تک درست ہے۔

(ادارہ)